© rasailojaraid.com

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک کی طرف سے بھیجے ہوئے انگور کے گچھے سے ایک دانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کھایا تو اس نے آپ کو نبی سمجھ کر اسلام قبول کر لیا۔

میرا مقصد یہ ہے کہ عداس جیسے گمنام صحابی رضی اللہ عنہ نے اس قلیل سے قلیل صحبت کا حال امت کو پہنچایا۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل وکرم ہے کہ آپ محدث کبیرؒ کی زبان بن گئے جیسا کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد قاسمؒ کو میری زبان بنا دیا۔ یعنی ان کے علوم و معارف حضرت نانوتوی کے واسطے سے پھیلے۔ بارک اللہ فیک وفی ذات فیک۔

(حضرت العلامہ مولانا قاضی) محمد زاہد الحسینی صاحب (مدظلہ اٹک)

مورولینڈ (فلپائن) کی تحریک آزادی

فلپائن میں اسلام پہلی صدی ہجری کے اواخر میں پہنچا۔ اور تیسری صدی ہجری تک جزائر فلپائن کی اکثریت مشرف بہ اسلام ہوئی۔ طویل عرصے تک یہاں قبائلی نظام قائم رہا۔ دسویں صدی عیسوی سے سولہویں صدی عیسوی تک جزائر فلپائن پانچ مسلم سلطنتوں کے ماتحت رہے۔

سولہویں صدی کے وسط میں اسپینیوں کی آمد سے ان جزائر کے حالات بدلے۔ اسپینیوں کے قبضے اور مسلمان علاقوں پر مسلسل حملوں نے ان جزائر کو دو واضح مملکتوں، شمال میں اسپینی نوآبادیاں اور جنوب میں مورولینڈ، میں تقسیم کر دیا۔ تقریباً ساڑھے تین صدیاں مورو مسلمانوں اور اسپینیوں کے درمیان جنگیں جاری رہیں۔ تمام نوآبادیاتی ہتھکنڈے آزمائے گئے۔ اس کے باوجود وہ مورولینڈ پر غلبہ حاصل نہ کیا جا سکا۔

۱۸۹۸ء میں امریکہ نے اسپینیوں کو فلپائن سے نکال کر اپنا قبضہ جما لیا۔ سولہ سال کی جنگ کے بعد مورولینڈ بھی امریکی قبضے میں چلا گیا، لیکن مورو مسلمانوں نے شکست تسلیم نہیں کی۔ امریکیوں کے خلاف ان کی تحریک مزاحمت پوری طاقت سے جاری رہی۔ یہاں تک کہ امریکہ نے فلپائن کی حکومتیں مسلمانوں کی نسل کشی (Genocide) کی پالیسی پر عمل پیرا رہیں جس کے نتیجے میں شمالی علاقوں کی مسلم اکثریت اقلیت میں بدل گئی۔

اسپینیوں کے بعد امریکہ اور ان کے فلپائن عیسائی حکومتوں نے مسلمانوں کو نسل کشی کے ذریعہ مٹا دینے کی پوری کوشش کی۔ اس کے باوجود فلپائن کے جنوبی علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت باقی رہی اور ان کی تحریک آزادی پوری قوت سے آج بھی جاری ہے۔

© rasailojaraid.com